



## سوال

(295) ترکہ میں پدری بھائی کا حق

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہارون آباد سے عبدالرشید لکھتے ہیں۔ کہ عباد اللہ ولد فوت ہوا پسماندگان میں سے صرف ایک پدری بھائی اور بیوہ بقید حیات ہیں شریعت کے مطابق متوفی کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ کی رو سے اگر فوت ہونے والا ولد ہے تو اس کی جائیداد سے چوتھا حصہ اس کی بیوی کا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا تمہارے ترکہ سے چوتھا حصہ ہے۔"

بیوہ کو مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے گا۔ وہ پدری بھائی کو مل جائے گا۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔: "مقررہ حصے مقررہ حصے مقررہ حصے کے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے اس قریبی رشتہ دار کے لئے جو مذکور ہو۔" (صحیح بخاری: کتاب الفرائض حدیث نمبر 673)

صورت مسئولہ میں قریبی رشتہ دار پدری بھائی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ لہذا بیوہ کو  $4/1$  دینے کے بعد  $4/3$  باقی پھینکا ہے۔ وہ متوفی کے پدری بھائی کا حصہ ہے۔ اس بنا پر متوفی کی کل جائیداد کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ (جو کل جائیداد کا  $3/1$  ہے) بیوہ کو دے دیا جائے۔ اور باقی تین حصے (جو کل جائیداد کا  $4/3$  ہے) اس کے پدری بھائی کا حق ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



جلد: 1 صفحہ: 321